Mock-I

رسولؐ کی سفارتی جدوجہد اور کوشش ایک مضبوط سفارت کار کے طور پر ظاہر کرتی ہیں مکی اور مدنی دونوں ادوار میں ان کی ایسی کوششوں کی وضاحت کریں۔

(أ) رسولؐ کی سفارتی جدوجہد: مکی اور مدنی ادوار میں ایک عظیم اور کامیاب سفارت کار کے طور پر عملی مظاہرہ

آپؐ کی ذات اقدس صرف رحمت اللعالمین کی شکل میں تمام انسانیت کیلئے نمودار نہیں ہوئی بلکہ آپؐ کی ذات اقدس ہمہ جہت تھی۔ آپؐ نہ صرف نبی، معلم اور مصلح تھے بلکہ ایک عظیم سفارت کار بھی تھے۔ آپؐ کی سفارت کاری کی عمدہ مثالیں آپؐ کی زندگی سے باخوبی ملتی ہیں۔ آپؐ نے نہ صرف سفارت کاری کے بہترین اصولوں کو اپنایا بلکہ تمام بنی نوع انسانوں کو بھی اپنی سُنت مبارکہ کے ذریعے سفارت کاری کے سنہری اصولوں پر چلنے کی دعوت دی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21 میں ارشاد فرمایا:

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ (ترجمہ: البتہ تمہارے لیئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔" جدید سفارت

تاریخ ______

کاری کے اصول - **مذاکرات، معاہدات، مفاہمت، امن تحمل اور حکمت** - آپؐ کی زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں اہمیت رکھتے ہیں - رسولؐ کی سیرت میں عملی صورت میں موجود یہ سفارت کاری کے گوہر نایاب اصول مکی اور مدنی دور میں انتہائی نامساعد حالات میں بھی آپؐ کی سفارتی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

بقول شاعر:

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(ii) سفارت کاری کا اسلامی تصور اور قرآنی بنیاد:

اسلام میں سفارت کاری کی بنیاد امن ہے۔ اسلام ظلم اور جبر کی مخالفت کرتا ہے - قرآن پاک میں اسلام کو بطور دین سلامتی کا گہوارہ قرار دیا گیا ہے - **سورۃ المائدہ میں اسلام کو "الصلح الخیر" قرار دیا گیا ہے**۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی زندگی کے ہر معاملے پر راہنمائی فراہم کرتا ہے - اسی طرح قرآن پاک میں سفارت

تاریخ ______

کاری کے بارے میں ارشاد ربانی ہے

ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة

ترجمہ:

اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔

(النحل: 125)

(iii) مکی دور میں رسول ﷺ کی سفارتکاری کی عمدہ مثالیں

مکی دور میں آپ ﷺ کی سفارتکاری کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

(1) مکی دور کی سفارتکاری: اقلیت کے باوجود حکمت اور مکالمے کا تسلسل

مکی دور میں رسول ﷺ اور صحابہ کرام رض شدید ظلم کا شکار تھے اس کے باوجود آپ ﷺ نے قریش کے ساتھ مکالمے کا راستہ بند نہ کیا۔ قریش کی جانب سے پیش کی جانے والی دولت، اقتدار اور مفاہمت کو آپ ﷺ نے بڑے تدبر کے ساتھ رد کیا۔

مولانا صفی الرحمان مبارک پوری اپنی کتاب "الرحیق المختوم" میں بیان کرتے ہیں:

"رسول ﷺ نے بات چیت میں ہمیشہ اخلاقی برتری کو برقرار رکھا، جو ایک کامیاب سفارت کار کی بہترین مثال ہے۔"

تاریخ: ______

ب) حرب الفجار: آپ کی دانش اور تدبر کی بہترین مثال

آپ کی عمر جب لڑکپن کے دہانے پر تھی تب قریش مکہ کے کچھ قبیلوں کے درمیان لڑائی طے پا گئی۔ چونکہ یہ لڑائی حرمت کے مہینوں میں لڑی گئی تھی اس لیے اس کا نام حرب الفجار پڑھا۔ آپ نے اپنی دانش کا بہترین نمونہ پیش کرتے اپنے چچا **ابوطالب** کے ہمراہ لڑائی میں شامل قبیلوں میں صلح کروائی۔

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

وانك لعلى خلق عظيم۔

بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

پ) ہجرت حبشہ: بین الاقوامی سفارتکاری کی بہترین مثال

اسلام بطور دین جب دنیا کے سامنے آیا تو مخالفین اسلام نے اسلام کے پیروکاروں کی راہ میں مسائل بنانا شروع کر دیئے۔ آپ کے ساتھ جو صحابہ کرام ؓ بھی اسلام کی اشاعت میں شامل رہے ان پر بھی ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔ آپ نے ان حالات کے پیش نظر صحابہ کرام کو حبشہ ہجرت کروانے کی

تاریخ:

تلقین کی - آپ نے ایک غیر مسلم مگر عادل حکمران (نجاشی) کا انتخاب کیا۔ قریش مکہ کو جب مسلمانوں کی ہجرت کا معلوم ہوا تو انہوں نے نجاشی سے انہیں بے دخل کرنے کا کہا۔ لیکن حضرت جعفرؓ کی تقریر جس میں قرآن کی آیات تلاوت کی گئیں ایک اعلیٰ سفارتی قدم تھا۔

ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں: (Muslim conduct of State)

"حبشہ کی ہجرت اسلام کی پہلی foreign policy move تھی۔"

(ت) طائف کا واقعہ: سفارت کاری میں تحمل اور مستقبل بینی

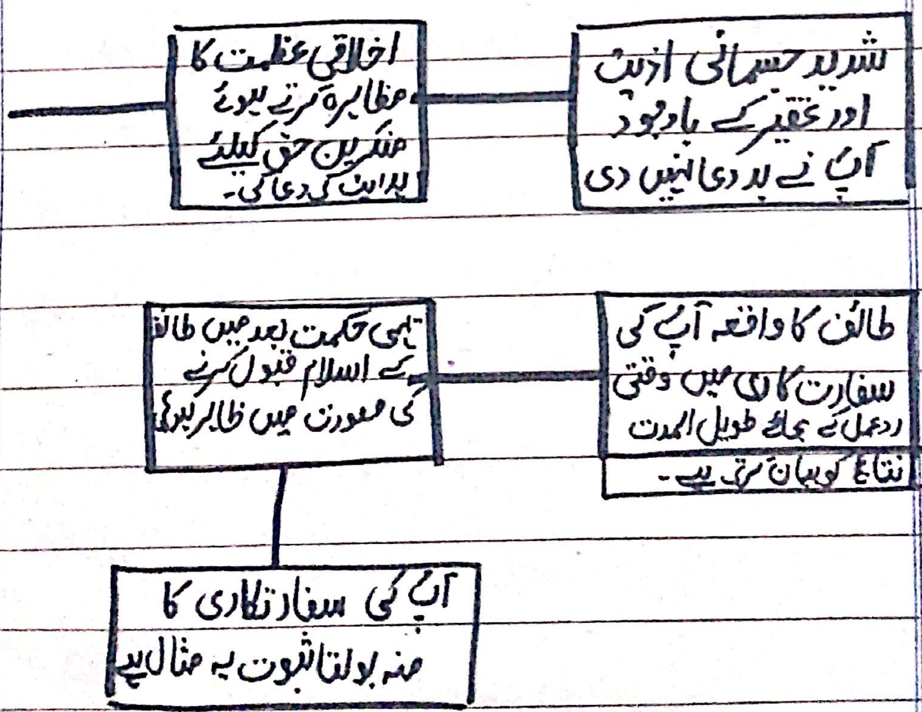

تاریخ: ________

(iii) مدنی دور: ریاستی اور آئینی سفارت کاری کا آغاز

مدینہ پہنچنے کے بعد رسول ﷺ نے باقاعدہ ریاستی سفارت کاری کا آغاز کیا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف مذہبی پیشوا بن کر دکھایا بلکہ ریاست کے سربراہ بھی تھے۔ اس حیثیت میں آپ ﷺ نے مختلف قبائل، مذاہب اور گروہوں کو ایک آئینی معاہدے کے تحت متحد کیا، جو تاریخ میں **میثاق مدینہ کے نام سے معروف ہے**۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق:

"میثاق مدینہ دنیا کا پہلا تحریری آئین تھا۔"

(۱) صلح حدیبیہ: دور اندیش سفارت کاری کا انتخاب

صلح حدیبیہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف نظر آنے والا معاہدہ تھا مگر حقیقت میں یہ نبوی سفارت کاری کی معراج تھا۔ رسول ﷺ نے وقتی نقصان کو قبول کر کے طویل المدت امن اور دعوت کے مواقع حاصل کئے۔ قرآن نے خود اس معاہدے کو **فتح مبین قرار دیا**۔

(ب) فتح مکہ: طاقت کے باوجود اعلیٰ سفارتی اخلاق

تاریخ: ______

فتح مکہ کے موقع پر رسول ﷺ نے عام معافی کا اعلان کر کے یہ ثابت کر دیا کہ حقیقی سفارت کاری طاقت کے استعمال میں نہیں بلکہ دشمن کو دوست بنانے میں ہے۔

"اذھبوا فانتم الطلقاء" کا اعلان تاریخ کی سب سے بڑی مفاہمت کی پالیسی ہے۔

(۸) عصرِ حاضر کیلئے اسوہ نبوی ﷺ کی سفارتی اہمیت

آج کی دنیا **جنگ، تعصب اور طاقت کی سیاست** سے دوچار ہے۔ ایسے ماحول میں رسول اللہ ﷺ کی سفارت کاری ہمیں سکھاتی ہے کہ مکالمہ، انصاف، معاہدات اور اخلاقی برتری ہی پائیدار امن کی ضمانت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جدید مفکرین بھی نبوی سفارت کاری کو قیامت تک کیلئے قرار دیتے ہیں۔

(۷) حاصل کلام: آپ ﷺ بطور عظیم ترین سفارت کار

رسول ﷺ کی سفارتکاری اصولوں، اخلاق اور حکمت کا حسین امتزاج تھی۔ مکی دور میں اخلاق کی برائیوں کی مزاحمت

تاریخ: ....

اور مدنی دور میں ریاستی تدبر نے یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ نہ صرف ایک عظیم نبی بلکہ دنیا کے کامیاب ترین سفارت کار بھی تھے۔ آپؐ کا سفارتی ماڈل آج بھی عالمی سیاست اور بین الاقوامی تعلقات کے لیے ایک مثالی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب
(Muhammad: A prophet of our Time)
میں آپؐ کی شخصیت بطور سفارت کار ایسے پیش کرتے ہیں:

> "آپؐ ایسے مصلح اور نبی ہیں جنہیں سماجی انصاف، روحانیت اور امن کو فروغ دیا۔"

سوال نمبر: (02)

ہجرت مدینہ

تعارف:

مکہ مکرمہ میں ابتدائی تیرہ سال انتہائی مشکل

آپؐ نے فرمایا

میں گزارنے کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی تلقین ہوئی۔ مسلمانوں کو ابتدائی تیرہ سالوں میں اسلام کی تبلیغ کے بعد انتہائی سماجی ناانصافی، ظلم اور استبداد اور معاشی دباؤ کا شکار ہونا پڑا۔ آپؐ کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ قریشِ مکہ نے نہ صرف دعوتِ اسلام کو روکنے کی کوشش کی بلکہ نعوذ باللہ آپؐ کے قتل کی سازش بھی کی۔ ایسے حالات میں دعوت کے تسلسل اور مسلمانوں کے تحفظ کیلئے ہجرت ناگزیر ہوگئی۔

سورۃ النحل میں اس واقعہ کا ذکر آیت نمبر 41 میں اس طرح ملتا ہے:

والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا

(ii) ہجرت کا منصوبہ: تدبیر، حکمت اور توکل کا حسین امتزاج

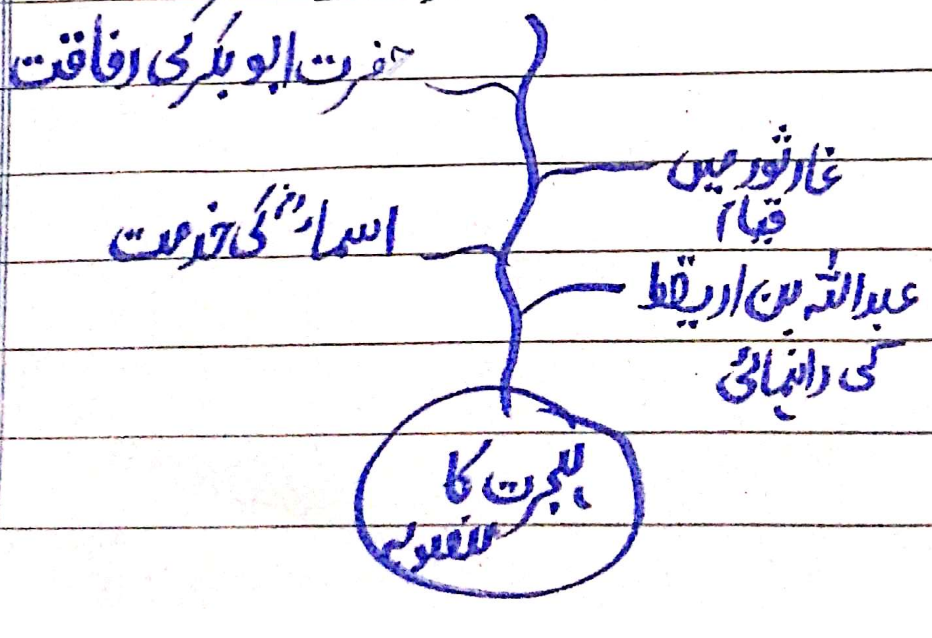

(iii) ہجرت کی تاریخی و فکری اہمیت

- اسلامی کیلنڈر کا آغاز
- دعوت کو عملی قوت حاصل ہوئی
- مسلمانوں کو سیاسی شناخت ملی